جلد ۲ | ۹ - مئی ۱۹۱۵ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۳۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اچھی ہے۔ حضور نے ۵ مئی ملک غلام محمد صاحب ملتانی کو انکی درخواست پر کفر و اسلام و نبوت کا مسئلہ سمجھایا۔ جو سب کا سب ملک صاحب نے تسلیم کیا۔ جمعہ کے خطبہ میں حضور نے خفی سے خفی شرک سے بچنے کی جماعت کو تاکید فرمائی۔

(۲) صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو آشوب چشم کی شکایت ہے اللہ صحت بخشے (۳) جمعہ کے بعد لوکل انجمن احمدیہ کا اجلاس ہوا۔ تین پیسے فی روپیہ ماہوار سب چندے دیا کریں اور صدر انجمن کی موجودہ مالی مشکلات کے لئے سرمایہ جمع کیا جائے۔ حاضرین نے دل کھول کر حصہ لیا دوسری انجمنوں کے لئے نمونہ

مہمان | بقا محمد صاحب رہتاسی ۲ منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی ۳ محمد خان دوالمیال ۴ الٰہ بخش پنڈ امرت ۵ قاضی یوسف علی لاہور ۶ محمد انور صاحب لاہور ۷ عبد الحمید صاحب لاہور ۸ عبد الحمید صاحب میاں محمد سعید سعدی ۹ قاضی حبیب اللہ صاحب ۱۰ ملک غلام محمد صاحب ۱۱ میاں برکت علی صاحب بٹالہ ۱۲ شیخ فضل حق صاحب بابو محمد طفیل صاحب ۱۳ کریم بخش امرتسر ۱۵ میاں وزیر دھینگ گجرات (۱۶) میاں غلام اکبر صاحب رامپور راجوری ۱۷ محمد اسمٰعیل صاحب ملتان (۱۸) سید عابد علی صاحب ۱۹ عبد اللہ جان صاحب قلعہ صوبہ سنگھ ۲۰ نعمت خان سوتیا ضلع جالندھر ۲۱ مستری غلام حسین صاحب لاہور ۲۲ محمد صدیق سیالکوٹ ۲۳ عبد اللہ بٹالوی۔

اخبار احمدیہ

۱۔ یہ غلط ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنا ۱۵ سالہ اندوختہ اشاعت اسلام پر لگایا۔ خواجہ صاحب جب یہاں سے گئے تو مقروض تھے اگر انکی طرف سے ایسا ادعاء باطل کیا گیا تو ہم بتا دینگے کہ اوائل میں روپیہ کس شخص کی عنایت ہے اور یہ تو سب جانتے ہیں کہ لنڈن آنے سے پہلے تک احمدی ہی اخراجات کثیرہ کا کثیر حصہ برداشت کرتے رہے۔

۲۔ پیغام کے سر محرر نے قادیان کے مبلغین کی فتح مبین اور پادریوں کے مقابلہ میں اپنے فریق کی ہزیمت اور اسکے متعلق ان واقعات کو (کہ مسٹر فضل الٰہی کو اثناء تقریر میں تین بار پادریوں سے معافی مانگنی پڑی پھر پادری نے انہیں کہا کہ اسکا کچھ جواب ہم نہیں دینگے یعنی یہ تقریر بغو ہے پھر پریزیڈنٹ نے کہا کہ نامعقول بات نہ کرنا) چھپایا ہے مگر شاہ امرتسری کے لیکچر کو از سرتا پا قابل تعریف اور قابل عمل بتایا ہے کیا ایک مومن کے لئے جائز ہے کہ وہ اظلم اور کذب بالصدق انجام فریق کے گروہ کی محفل کی رونق بڑھائے۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا۔ سچ ہے ویقولون للذین کفروا ھؤلاء اھدی من الذین اٰمنوا سبیلا۔

۳۔ جناب میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی تحریر فرماتے ہیں ہمارے پاس ایسی کوئی تحریر حضرت اقدس مسیح موعود کی نہیں پہنچی نہ ہم نے دیکھی نہ اب موجود ہے جس کے رو سے احمد اور احمدیوں کی شکل ہو یہ اور لوگوں کا بھی جنازہ پڑھنے کا جواز نکلے۔ جس نے پچاس روپے انعام رکھا تھا وہ اس روپے کے دلائل ہستی باریتعالےٰ خرید کر دہریوں میں تقسیم کر دے۔

شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا

۴- حکیم خلیل احمد صاحب کو بار یسال میں بہت کامیابی ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ انکو بیش از بیش توفیق دے- جو تقریر کا سلسلہ پچھلے دنوں شروع کیا گیا تھا- اس سے یہ فائدہ ہوا- کہ دو فریق ہو گئے- ایک موافق ایک مخالف موافقوں کا پلہ کسی قدر بھاری ہے- اسلامی اصول کی فلاسفی براہین احمدیہ ان کتابوں کو بعض لکھے پڑھنے والوں نے قیمتاً منگوا کر پڑھنا شروع کیا ہے- یہ لوگ اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ بنگلہ میں اپنے خرچ سے کروانا چاہتے ہیں *

۵- مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ایک روز اوہ گوجرانوالہ ہٹیر گئے تھے- وہاں انہوں نے ایک عام تقریر کی جسمیں احمدی غیر احمدی رجال و نساء شریک تھے- بعض مستورات نے قادیان کے لئے زیور اتار کر دے دیا *

۶- ضلع ڈھاکہ کے کوئی طالب علم ہیں آفتاب الدین وہ اشتہار جو بنگالی میں چھاپکر شائع کیا گیا ہے اسے پڑھکر وہ حضرت صاحب کی صداقت پر یقین کرتے ہیں اور مزید واقفیت چاہتے ہیں- بنگال میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق آجکل خاص طور پر توجہ ہو رہی ہے- اللھم زد فزد *

۷- سیالکوٹ سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ اب غیر احمدی اور غیر مبایعین وہ نو اتفاق کر کے ہم سے مقابلہ کرتے ہیں اور انہیں اس میں مطلق جھجک محسوس نہیں ہوتی- صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا مضمون کلمۃ الفصل (درباره مسئلہ کفر و اسلام) ایک اعلیٰ درجہ کا مضمون ہے مخالفین اور غیر مبایعین کے لئے دو دھاری تلوار ہے نہایت ہی عجیب اور اعلیٰ مضمون ہے *

۸- سید محمد عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ ضلع ٹپرہ نے ایک رسالہ تائید سلسلہ میں چھپوایا ہے حضور نے اسے پسند فرمایا ہے *

۹- ایک غیر احمدی کا اعتراض حضرت مسیح موعود کے حج نہ کرنے کے بارے میں پیش ہوا- کہ اگر وہ سچے تو حج کرتے- اگر امن نہیں تھا تو صادق کے لئے امن ہو جاتا- فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی زکوٰۃ نہیں دی کیونکہ آپکے پاس مال کبھی جمع نہیں ہوا پس کیا یہ شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایسا ہی الزام لگائیگا *

۱۰- برادر علی محمد صاحب لکھتے ہیں- بٹالہ سے امرتسر تک ایک غیر احمدی سے سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی- اسکے مختلف اعتراضوں کا جواب دیا- یہاں کے غیر مبایعین- قادیان اور آپکے نام سے ایسا جھنجلاتے ہیں جیسے اوائل میں غیر احمدی حضرت صاحب کے نام سے نفرت رکھتے تھے *

۱۱- مولوی فضل دین صاحب کھاریان سے ترقی اسلام کے لئے دس روپے بھیجتے ہیں- اور چھ سات احباب کے جنازہ غائب کے لئے لکھتے ہیں-

۱۲- جماعت بھیرہ کو لکھا کہ ۲ پانچ جمعہ ہو اور خطبہ مختصر ہو تو کوئی حرج نہیں *

۱۳- ایک سائل کو لکھوایا کہ عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا *

۱۴- ایک صاحب شیخ محمد بن شیخ یونس ضلع رتناگیری سے بیعت کی درخواست کرتے ہیں- اور لکھتے ہیں یہاں کی زبان مرہٹی ہے تبلیغ کے لئے کسی کو بھیجیں *

۱۵- محمد بخش چک ۲۳۳ کلیانپور دالمپور نے بیعت کی ہے- ان کی لڑکی دو سالہ کا جنازہ غائب پڑھا جاوے *

۱۶- برادر غلام حسین صاحب نمبردار- اراضی یعقوب سیالکوٹ لکھتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے ایک سال پہلے اس عاجز کو بذریعہ رویا کے دکھلا دیا تھا کہ آپ خلیفہ ہوں گے اور مخالفوں پر کامیاب *

۱۷- ایک صاحب نے لکھا ہے کہ ایک لڑکی دائمۃ المرض ہے- باوجود تین سالہ تلاش کے اسکے رشتہ کے لئے کوئی احمدی مائل نہیں ہوا- پس اسکا رشتہ ایک غیر احمدی سے کرتے ہیں- کہ لڑکی کے رشتہ کی نسبت اسکے والدین کی حالت فمن اضطر کے تحت ہے- خلیفۂ ثانی نے جواب میں لکھایا کہ من اضطر تو صرف کھانے کی چیزوں کے متعلق ہے *

۱۸- برادر علی بخش صاحب لکھتے ہیں حضور کے ساتھ چند نمازیں پڑھنے کا اتفاق ہوا- اور جو کچھ سرور اور ذوق حاصل ہوا وہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کو یاد دلانے والا تھا بدبخت ہیں وہ لوگ جو قادیان سے دور رہ کر کسی اصلاح کے مدعی ہیں *

۱۹- اللہ بخش منشی ملازم محکمہ پولیٹیکل دانوں صدق والے بیعت کرتے ہیں *

۲۰- حضور نے ایک دوست کو لکھا- میں آپکے لئے دعا کرتا ہوں اور انشاء اللہ آئندہ بھی کرونگا- اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے کہ وہ ہر وقت فضل کر سکتا ہے- اور ہر وقت اسکے رحم کے دروازے انسان کے لئے کھلے ہیں- انسان کا کام ہے کہ اس سے طلب کرے- اور وہ ہدایت دیتا ہے- ہاں صبر و استقلال سے کام لینا چاہیئے اور ان کے حصول کے لئے دعا کرنی چاہیئے *

۲۱- احمدی جماعت کے بعض عزیز ممبر فرانس میں بڑی خدمات کے سلسلہ میں ہیں- نہایت خوشی کی بات ہے کہ وہ سلسلہ کی تبلیغ کے سامان بھی کرتے رہتے ہیں- برادر عبدالرحیم صاحب نے ٹیچنگ آف اسلام کے فرانسیسی میں ترجمہ کرانے کی کوشش کی ہے- سید محمد حسین شاہ صاحب- ڈاکٹر محمد الدین صاحب- غلام حسین صاحب لیس دفعدار- دفعدار بنواز خان- محمد ابراہیم صاحب وٹیرنری اسسٹنٹ حق نواز صاحب ناگرہ- ڈاکٹر مظفر حسن- وارڈ اردلی وارث علی عبدالرحمن سب دوستوں کے لئے دعا کی جائے کہ خدا انہیں خیریت سے رکھے اور دینی خدمات اور اپنی گورنمنٹ کی جان نثاری کی توفیق بخشے *

۲۲- مفتی محمد صادق صاحب کو علاقہ ریذیڈنسی میں لکچر دینے کی اجازت مل گئی ہے- فالحمد للہ علی ذلک *

۲۳- ایک دوست کو لکھوایا- کہ پردہ ان عورتوں کے لئے جو کام کرنے پر مجبور ہوتی ہیں- صرف جسم کا پردہ ہے- آنکھیں اور ناک کھلے رکھکر اگر کام کرنا چاہیں تو کچھ حرج نہیں *

مختلف خبریں

ترک قیدی:- لندن ۲۴ مئی- ٹائمز کو ٹینی ڈوس سے اس مضمون کا تار پہنچا ہے کہ مزید دو ہزار ترک قیدی ٹینی ڈوس میں لائے گئے *

روسی بیڑے کی گولہ باری:- لندن- ۲۴ مئی- پٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہمارے بیڑے نے ہفتہ کے روز باسفورس کے قلعوں پر گولہ باری کی- ہم نے ایک کوئلہ کا جہاز اور دو بادبانی جہاز غرق کر دیئے- اور ہماری آتشباری سے قلعہ الماس میں ایک دھماکا ہوا- اور آگ لگ گئی- ترکوں نے بڑے زور سے جواب دیا- مگر ان کی آتشباری کا کچھ اثر نہ ہوا *

جرمنوں کی جدید نقل و حرکت:- جرمن سپاہ اضلاع بالٹک کے اندر [illegible] گئی ہے- اور اس وقت شاؤلی کے علاقہ میں ہے- جرمنوں کی یہ پیشقدمی چنداں جنگی اہمیت نہیں رکھتی- اور اسے جرمنوں کو محض عملی طور پر صرف اسی قدر فائدہ پہنچ سکتا ہے کہ خوراک اور چارہ کی خفیف مقدار جرمنوں کو بہم پہنچ جائے *

جنوبی و مشرقی افریقہ:- یونین سپاہ کے ۳ دستے جنوبی مشرقی افریقہ میں جرمنوں کے ساتھ کامیابی سے مصروف پیکار ہیں- فتح مند دستوں نے غنیم کو مقام کشمان شاہ سے شمال کی طرف بھگا دیا- جرمنوں کی جمعیت مقام گپین کے قریب منتشر کر دی گئی اور ۲ مانگی توپیں- ۷ افسر اور ۲۰۰ آدمی ہمارے ہاتھ آئے *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۹ - مئی ۱۹۱۵ء

اسلام فاتحین کا فاتح ہے

دنیا مجبور ہے کہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرے

شادی سے متنفر شادی پر تیار ہیں

جو لوگ تاریخ عالم کے صفحات پر نظر رکھتے اور واقعات گزشتہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور جن کو اسلام کی سابق عظمت وجبروت کا علم ہے وہ اس سے بے خبر نہیں کہ قسطنطنیہ کے بہادر فاتح کا جد امجد ایک غیر مسلم اور خونخوار چنگیز سلطان تھا۔ یہ اسی کا بے رحم ہاتھ تھا جس نے خلافت عباسیہ کے شاندار دارالسلطنت اور اپنے زمانہ کے عروس البلاد بغداد کو عظمت کے تخت سے گرا کر ذلت کی زمین پر لٹا یا اور یہ اُسی کی خون آشام تلوار تھی جس نے اسلامی کہلا کر اسلام سے تعلق رکھنے والے اہل بغداد میں سے ۱۸ لاکھ نفوس کو صرف ایکدن میں پیوند خاک کیا۔ اور ہاں یہ اسی کا پُر جہالت حکم تھا جس کی رُو سے مسلمانوں کی سالہا سال کی دماغی محنت دجلہ کے پانیوں کی نذر ہوئی۔ اور سطح مرتفع آرمینیا سے بہ کر آنے والے سفید پانیوں نے سیاہ ماتمی لباس پہنا۔

پھر تاریخ کے طالب علم جانتے ہیں کہ اس فاتح کی اولاد کو اسلام کی روحانی طاقت نے آخر کار مغلوب کر لیا اور خلافت عباسیہ کا درہم برہم کرنیوالا ترک خلافت عثمانیہ کے قیام کا مدعی ہوا۔ اور جس مذہب کو وہ بیخ وبُن سے اکھاڑ کر پھینکنا چاہتا تھا۔ اسی مذہب کے حلقہ بگوش غلام ہونے کو اپنے سعادت دارین سمجھا۔ یہ تھی اسلام ہاں مقدس اور پاک اسلام کی طاقت جس نے نہ صرف حریف پسند عرب کو مغلوب کیا بلکہ دشمن ترک کو بھی فاتح سے مفتوح کرکے وفادار خادم بنالیا۔

اور کیا زندہ خدا کے زندہ مذہب کی طاقت اب سلب ہوگئی ہے کیا آسمان کے سکھائے ہوئے عالمگیر اصول فطرت انسانی سے مطابقت رکھنا چھوڑ بیٹھے ہیں؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں جس روحانی طاقت نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنان جانی کو جان فدا کرنیوالے احباب بنایا۔ جس خوبصورت اور دل لینے والی تعلیم نے فاتح بغداد کے پوتے کو رام کیا۔ وہ آج بھی لنڈن پیرس اور برلن میں اپنا اثر دکھا رہی ہے۔ اور دانایان فرنگ کو مجبور کر رہی ہے کہ مسیحیت کی ناقابل عمل تعلیم کو ترک کرکے اسلام کے عالمگیر اور فطرت کے مطابق اصولوں پر عمل پیرا ہو۔ چنانچہ مسیحی ممالک نے پولوس کے نہیں بلکہ خداوند کے حکم کہ بیوی اپنے شوہر سے علیحدہ نہ ہو (کرنتھیوں ۷ - ۱۰) کو ترک کر دیا اور اسلامی طلاق کے طریق کو مجبوراً اختیار کیا اسکے بعد فوت شدہ بیوی کی بہن سے شادی کر لینے کا قانون پاس ہوا۔ اور اب موجودہ جنگ نے مسیحی مدبرین کو مجبور کیا کہ اس مے کا استعمال بھی ترک کریں جس کا مسیحی کتب میں بکثرت ذکر ہے مگر ہم آج دکھانا چاہتے ہیں کہ اسی پر بس نہیں بلکہ اسلامی ممالک کا فاتح مسلمانوں کا حکمراں یوروپ اسلام ہاں مقدس اسلام کے پاک قوانین شرعی کے سامنے سر تسلیم خم کر رہا ہے اور مسیحیت کے احکام پر اسلامی قواعد کو ترجیح دے رہا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ جس مذہب کے بانی نے صاف اور صراحتاً لکھدیا تھا۔

مرد کے لئے اچھا ہے کہ عورت کو نہ چھوئے (کرنتھیوں ۷ - ۱)

میں تو یہ چاہتا ہوں کہ جیسا میں ہوں ویسے ہی سب آدمی ہوں (یعنی مجرد) (" ۷ - ۷)

پس میں بے بیا ہیوں اور بیوہ عورتوں کے حق میں یہ کہتا ہوں کہ انکے لئے ایسا ہی رہنا اچھا ہے جیسا میں ہوں (یعنی مجرد) (" ۷ - ۸)

اب اس مذہب کے پیرو بقول مشہور امریکن جرنل انڈیپنڈنٹ اس بات پر زور دے رہے ہیں اور اسے مستحسن سمجھ رہے ہیں جو شارع اسلام محمد رسول اللہ صلعم نے فرمائی اور وضاحتاً ارشاد ہوا کہ

اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

یعنے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیاہ کرنا میری سنت ہے پس جو کوئی میری سنت سے پھرا وہ مجھ سے نہیں ہے" اس عبارت کو بالفاظ دیگر یوں ادا کیا جا سکتا ہے کہ مسیحی ممالک پولوس کی تعلیم کو ترک کرکے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر کاربند ہو رہے ہیں اور شادی سے متنفر کرنیوالے اب شادی کو ایک ضروری امر سمجھنے اور بڑی نیکی خیال کرنے لگے ہیں

چنانچہ انڈیپنڈنٹ رقمطراز ہے :-

"ایسا ہنگامہ جیسا اسوقت طاری ہے۔ عورتوں اور مردوں کو فطرت انسانی کے ابتدائی حقائق یاد دلاتا ہے وہ مصنوعیت کی نقاب کو پھاڑ دیتا ہے اور حیات وممات کے اسرار ظاہر کر دیتا ہے چنانچہ سلسلے ملکوں سے ہم ایک مذہبی بیداری پیدا ہوتے اور قدیم معیار ہائے اخلاق کی طرف لوگوں کے لوٹنے کی خبریں سن رہے ہیں شادی ایران حلقوں میں رواج پذیر ہو رہی ہے جنہیں وہ چند ماہ قبل ایک فرسودہ وفضول رسم سمجھا جاتی تھی وائنا و پیرس میں ایسے جوڑوں نے جو ایسی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے جس کو "آزادی" "اتحاد" کہتے تھے اپنے تعلقات کو قانون کے مطابق بنا لیا ہے اور کلیسیا کی فیس اور سرکار کی قیود جو ایک حد تک ایسے بیقاعدہ اتحادوں کا باعث تھیں معاف یا دور کر دیگئی ہیں۔ فرانس۔ جرمنی اور آسٹریا میں ایسے رنگروٹوں کو جنکی منگیتریں موجود ہیں۔ اس غرض سے چھٹی دیگئی ہے کہ وہ انکو اپنی بیویاں بنا لیں۔ پرشیا میں شاہزادہ البرٹ نے اگست میں شادی کرکے مثال قائم کی ہے انگلستان میں آرچ بشپ والنٹیروں کو میدان جنگ میں جانے سے قبل شادیاں کر لینے کی تاکید کر رہے ہیں بہت سے نوجوانوں کو جو نادانی یا خود غرضی سے شادی ہمیشہ مجرد ہی رہتے یکایک یہ سوال پیش آگیا ہے کہ آیا وہ اپنے خاندان کے آخری شخص ہونا چاہتے ہیں اور انہوں نے اپنے بزرگوں کی مثال پر چلنے کا فیصلہ کیا ہے بہت سی نوجوان عورتیں جو پہلے بیوی یا ماں بننے سے لاپروا یا متنفر تھیں۔ اپنے ملک کی نسبت اپنے فرض کا خیال کرکے شادی پر رضامند ہوگئی ہیں اس طرح اجتماع افواج کا ہفتہ شادیوں کا ہفتہ بنگیا ہے اور خاکی وردی کو فیشن ایبل لباس پر ترجیح دیجاتی ہے پس ہمیں اسکا اندیشہ نہ ہونا چاہئیے کہ ۱۹۳۰ء کے مرد محض کمزور یا لڑائی سے جی چرانے والے اشخاص کی اولاد ہونگے ایام جنگ کی دلہنوں نے بقول انڈیپنڈنٹ ایک ایسا فرض اپنے ذمہ لیا ہے جو اس سے کم ضروری و دلیرانہ نہیں ہے جس نے انکے خاوندوں کو میدان جنگ میں بلایا ہے"

اسکے علاوہ تازہ ترین آسٹریلین اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ :-

"مفتولین کی فہرست شائع ہونیکے ساتھ ہی جرمن شادی کرانے والی ایجنسیاں عورتوں کی لمبی لمبی فہرستیں شائع کرکے شادی کے خواہاں لوگوں کو شادی کی ترغیب دلاتی رہتی ہیں" یہ ہے دین فطرت کی تسخیر قلوب یہ ہے صداقت اسلام کی فتح اور یہ ہیں عالمگیر مذہب کے وہ اصول جو انسان کو مجبور کرتے ہیں کہ ضرورت کے وقت انکی پناہ لے احتیاج کے وقت انہیں اختیار کرے مبارک ہے وہ جو حقیقی مسلم ہے اور زندہ اسلام پر یقین کرکے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز احمد قادیانی پر ایمان لاتا ہے اور جس غلبہ کی اس نے پیشگوئی کی تھی اسکے روحانیت [illegible] دیکھکر شکر خدا بجا لاتا ہے +

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ

تصدیق المسیحؑ

کیا مسیح موعود کو نبی اللہ ماننا عیسائی بنتا ہے

مولوی محمد علی صاحب کے حملہ کا جواب

سوال :- مسیح موعود کو نبی بنانیکے لئے دو ہی قسم کے دلائل ہیں (ا) پیشگوئیوں میں نبی اللہ کا لفظ آنا (ب) الہام میں نبی کا خطاب پانا ‌+

(۲) مسیح ناصری کو بھی انہی دلائل سے خدا بنایا جاتا ہے (ا) تورات کی پیشگوئیوں میں انہیں خدا یا خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے (ب) دوسرے انہنے خود اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہا +

اسکا جواب ہم یہ دیتے ہیں کہ پیشگوئیاں استعارات و مجازات پر مشتمل ہوتی ہے (۲) مسیح نے خود یہودیوں سے کہا کہ تمہارے بڑونکو بھی خدا کہا گیا ہے - یعنی یہ از قبیل استعارہ و مجاز ہے -

پس اسیطرح - اگر باوجود مسیح موعود کے اپنے آپ کو مجازی نبی کہنے کے اور حدیث کے پراز استعارہ ہونے کے آپکو نبی اللہ کہا جائے تو مسیح بن مریم کو بھی خدا کہنا اور ماننا جائز ہے +

جواب :- اول تو یہ غلط ہے کہ یہی دو دلیلیں مسیح موعود کی نبوت کی دیجاتی ہیں - یہ تو اس بات کی دلیلیں ہیں کہ دعوے آپنے کیا - اور دلائل تو وہ خاصے ہیں جو انبیاء میں پائے جاتے ہیں مثلاً آیت فلا یظھر علی غیبہ کا مصداق ہونا - لو تقول علینا بعض الاقاویل کی محک پر پورا اترنا - وغیر ذالک -

دوم اگر ہم یہ دو دلایل مسیح موعود کی نبوت کے پیش کرتے ہیں - یعنی پیشگوئی میں نبی اللہ کا لفظ اور خدا کا لفظ نبی سے آپ کو خطاب کرنا - تو آپ بھی رسول اللہ صلعم کی نبوت کے لئے یہی دو دلیلیں پیش کرتے ہیں کہ تورات میں آپکے لیے نبی آیا - اور خدا نے آپکے یا ایہا النبی سے مخاطب فرمایا ہے - اگر مسیح موعود کی نبوت کمان دو دلائل پر جرح ہوسکتی ہے تو یہی جرح رسول اللہ صلعم کی نبوت پر ہوگی - فما ھو جوابکم فھو جوابنا +

سوم :- جن پیشگوئیوں میں مسیح ...کا ... خدا ... یا خدا کا بیٹا کہا گیا ہے - یا خود مسیح کے الہام میں اسے خدا کہا گیا ہے - اس کلام کے لئے یقینی ثبوت نہیں کہ واقعہ میں یہی الفاظ خداوندی ہیں لیکن مسیح موعود کے لئے جو نبی کا لفظ احادیث یا آپکے الہاموں میں آیا ہے وہ حوالے قطعی اور یقینی ہیں - کیونکہ مسیح موعود نے خود اس حدیث کو صحیح فرمایا اور اپنے الہام کو دوسرے انبیاء کی طرح تمام شبہات سے منزہ قرار دیا +

چہارم :- خدا کا جو مفہوم حقیقی ہے وہ کسی بشر کے لیے حاصل ہونا متعذر ہے اسلیئے ضروری ہوا کہ وہاں حقیقت سے مجاز مراد لیا جائے - مگر کسی انسان کا نبی ہونا متعذر نہیں +

پنجم :- یہ کہ مسیح کو اگر خدا کہا گیا تو وہ انہی معنوں میں خدا مانا جاسکتا ہے جن معنوں میں از روئے صحف انبیاء اگلے رسل کو خدا یا خدا کے بیٹے کہا گیا - نئے معنی نہیں لیے جائیں گے جیسا کہ عیسائیوں نے غلطی کی - پس اسی طرح حضرت صاحب کو جو نبی کہا گیا ہے تو اسکے نئے معنے لینے ممنوع ہیں - بلکہ انہیں انہی معنوں میں نبی مانا جائے گا جن معنوں میں پہلے لوگوں کو نبی کہا گیا - اگر تم پہلی اصطلاح کے خلاف نبی کے کوئی نئے معنے لوگے تو عیسائیونکو حق حاصل ہے کہ وہ مسیح کو خدا ان معنوں میں کہیں جن معنوں میں نہیں کہا گیا +

ششم :- اگر پیشگوئیاں استعارات اور مجازات سے پُر ہوتی ہیں - تو بتاؤ - جہاں رسول اللہ صلعم کو نبی کہا گیا ہے وہاں استعارہ مراد نہ لینے کی کیا وجوہات ہیں - تاکہ وہی وجوہات ہم حضرت مسیح موعود میں ثابت کردیں +

ہفتم :- استعارہ اور مجاز کے اصول مقرر شدہ ہیں جیسے شیر کہکر بہادر مراد لیتے ہیں - خدا کا بیٹا کہکر خدا کا پیارا مراد لیا جاتا ہے - تو کیا نبی کے لفظ کے مجازی معنی آج سے پہلے کسی الہامی کتاب میں لیئے گئے ہیں - کہ کسی کو الہام میں نبی کہا گیا ہو اور مراد اس سے غیر نبی ہو +

ہشتم :- مجاز اور استعارہ لفظ میں ہوتا ہے ہم صرف لفظ نبی سے حضرت صاحب کی نبوت ثابت نہیں کرتے بلکہ حضرت صاحب نے جو نبی کی تعریف کی ہے وہ چونکہ آپ پر چسپاں ہوتی ہے اسلیئے آپ نبی ہیں +

نہم :- آپکے نزدیک اُمت محمدیہ میں سینکڑوں مجازی نبی ہیں - اگر حضرت صاحب کی نبوت سے بھی مراد مجازی نبوت ہو - تو پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ میں یہ لکھا کہ نبی کا نام پانے کے لیئے میں ہی مخصوص کیا گیا - اور دوسرے تمام صلحاء میں وہ شرط نہیں پائی جاتی جو مجھ میں پائی جاتی ہے اور جو نبی ہونے کے لیئے ضروری ہے - پس اسلیئے وہ نبی کہلانے کے مستحق نہیں - اور میں مستحق ہوں +

دہم :- یہ کہ مسیح موعود نے جو اپنی نبوت کو مجازی فرمایا تو یہ حضور کی اپنی اصطلاح بمقابلہ اس حقیقت کے ہے جس سے ہمیشہ آپنے صاحب شریعت یا براہ راست نبی ہونا مراد لیا ہے اور اسکا ایک ثبوت کہ یہ حضرت صاحب کی اپنی ہی اصطلاح ہے یہ ہے کہ حضرت صاحب کی کتب کے علاوہ آپ کہیں سے یہ دکھادیں کہ حقیقی یا مستقل سے مراد صاحب شریعت یا براہ راست نبوت مراد ہے - پس جب حقیقی ان معنوں میں آپ ہی کی اصطلاح ہے تو مجازی کے معنی بھی آپکے کلام میں وہی ہونگے جو بمقابلہ اس حقیقت کے ہونے چاہیئے - یعنی یہ کہ آپ ایسے صاحب شریعت اور براہ راست نبوت پانے والے نبی نہیں - گو از روئے نبوت من حیث النبوت مستقل اور شرعی نبیوں کے مساوی ہیں +

یازدہم :- یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ کوئی غیر نبی نبی سے تمام شان میں افضل نہیں ہوسکتا - پس اگر مجازی نبی سے مراد غیر نبی ہے تو پھر حضور علیہ السلام کبھی مسیح ناصری مستقل نبی سے تمام شان میں بڑھ کر ہونے کا دعوے نہ فرماتے +

دوازدہم :- مسیح بن مریم کو خدا یا خدا کا بیٹا جو کہا گیا ہے - اور وہاں حقیقت مراد نہیں تو اسکا انطباق مسیح موعود پر جب ہوتا کہ مسیح موعود کے حق میں خدا یا خدا کا بیٹا کے لفظ وارد ہوتے اور ہم ان سے مراد حقیقت لیتے - یہاں تو بحث **نبوت** پر ہے اور نبوت کے اثبات کے لیئے اگر پیشگوئیوں میں نبی کا لفظ آنا یا خدا سے الہام میں نبی کا خطاب پانا - دلیل نبوت نہیں تو گزشتہ انبیاء کی نبوت بھی (جن کے حق میں پیشگوئیوں میں نبی کا لفظ آیا اور خدا سے نبی کا لقب پایا) ثابت نہ ہوگی +

سیزدہم :- مسیح موعود کے لیئے **بمنزلۃ ولدی** اور **عمو انیل** (خدا ہمارے ساتھ ہے) الہامات میں آیا ہے اور ہم اس سے مراد حقیقت نہیں لیتے جس سے ثابت ہوا کہ ہم عیسائیوں کی طرح غالی نہیں ہیں +

چہاردہم :- کسی خاص مقام پر بوجہ متعذر ہونے حقیقت کے اگر مجاز اور استعارہ مراد لیا جائے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا

کہ ہر ایک مقام پر استعارات اور مجازات ہی مراد لیے جائیں۔ اگر ایسا ہو تو تمام احکام شرعیہ امر اور نواہی کو بھی مجازات اور استعارات ٹھیرا کر ہئیات مخصوصہ اعمال خاصہ کا بھی ابطال کرنا پڑے گا اور اسطرح امت محمدیہ میں الحاد و اباحت کا دروازہ کھل جائے گا۔ اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج وغیرہ کے کچھ اور ہی معنی بن جائیں گے۔

پانزدہم:۔ یہ کہ اگر حدیث کا ہر لفظ آپکے نزدیک مجاز اور استعارہ ہے اور اس سے لازم آتا ہے کہ نبی سے بھی مجازاً نبی مراد ہے تو پھر لفظ اسرجو نبی اللہ کے ساتھ ہے وہ بھی آپکے نزدیک کوئی مجازی اسر بن جائے گا اور یہ بھی ضروری ہوگا کہ عیسےٰ اور مہدی سے بھی کوئی مجاز یا استعارہ ہی مراد ہے۔ نہ یہ کہ فی الواقعہ کسی مہدی اور مسیح کا آنا اسی طرح اس حدیث میں الفاظ النواس بن سمعان اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فیذکر امر خروج دجال اور مسلم اور عبدالعزی بن قطن فواتح سورالکھف - اوحی اللہ الی عیسیٰ دوحی بھی مجازی بن جائے گی) یبعث اللہ یاجوج وماجوج یرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ الی اللہ سب مجاز اور استعارہ بن جائینگے اور اسطرح پر آپ نہ صرف مسیح موعود کے تمام دعاوی پر بلکہ رسول اکرم کی پیشگوئیوں پر پانی پھیرنے والے بنیں گے۔

قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت کا نمونہ

قرآن مجید کے سوا دنیا میں کسی الہامی کتاب نے دعویٰ نہیں کیا کہ میں فصاحت وبلاغت میں سب سے بے نظیر ہوں۔ یہ شرف صرف قرآن مجید کو ہی حاصل ہے کہ وہ صحیح تعلیم اور ایک مکمل ضابطہ ہونے کے علاوہ فصاحت و بلاغت میں اپنی نظیر نہیں رکھتا - اور جب سے نازل ہوا ہے تمام دنیا کو چیلنج دے رہا ہے کہ آؤ میری نظیر بناؤ۔ مگر تیرہ صدیوں کے لمبے عرصہ نے ثابت کر دیا کہ قرآن کے اس چیلنج کو قبول کر کے کوئی شخص کامیاب نہ ہو سکا اور نہ کسی کتاب کا نام لو۔ جو قرآن مجید کے مقابلہ میں تصنیف کی گئی ہو اور پھر عربی زبان کے کسی مستند عالم نے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو اسے قرآن مجید کے مساوی سمجھا ہو۔ کفار عرب کا باوجود ایک پر تحدی چیلنج کے پھر مقابلہ میں کسی قصیدہ یا کسی عبارت کو پیش نہ کرنا ہی قرآن مجید کے اس دعویٰ کی ایک زبردست دلیل ہے۔ خیر یہ ایک اصولی بات ہے۔ اب ہم ناظرین کو قرآن مجید کی فصاحت کی ایک مثال پیش کرتے ہیں جس سے خود بخود معلوم ہو جاوے گا کہ یہ الہٰی کتاب واقعہ میں فصیح وبلیغ ہونے میں حد اعجاز تک پہنچی ہوئی ہے۔ وہ مثال آیت کریمہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم ہے اس چھوٹے سے جملے میں اللہ تعالیٰ نے دو عظیم الشان مذہبوں کی دو بنیادوں کو بالکل خاک میں ملا کر ان کے مذہب کی بنا اکھیڑ دی - وہ دو مذہب عیسویت اور یہودیت ہیں۔ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کو خدا سمجھتے ہیں اور یہودی لوگ خدا چھوڑ انکو ایک راستباز انسان بھی نہیں مانتے۔ غرض دونو مذہب آپس میں بالکل متضاد مذہب ہیں۔ عیسائی صاحبان مسیح کی الوہیت کے ثبوت میں اسکا بن باپ ہونا پیش کرتے ہیں کہ چونکہ اس کی پیدائش خرق عادت طور پر ہوئی - یہ خصوصیت بتاتی ہے کہ وہ انسان نہیں بلکہ الٰہ ہے - اور ہر یہودی اس بے باپ ہونے کی وجہ سے استدلال کرتے ہیں کہ چونکہ اسکے حمل کے وقت اس کی والدہ کا کوئی خاوند نہیں تھا اسلیئے وہ (نعوذ باللہ) ولدالحرام ہے اور ہم اسے نبی تسلیم نہیں کر سکتے۔ غرض ایک ہی واقعہ سے دونو قوموں نے دو متضاد مذہب پیدا کئے۔ عیسائیوں نے الوہیت اور یہودیوں نے ناجائز ولادت - قرآن مجید چونکہ دونو قوموں کی اصلاح کے لیئے آیا ہے اور الوہیت مسیح اور ناجائز ولادت دونو کو رد کرتا ہے۔ اسلیئے اس نے ان دونو قوموں کے متضاد خیالات کا نہایت فصاحت وبلاغت سے ایک ہی فقرہ میں جواب دیا۔ اور وہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم ہے اسمیں عیسائیوں کو یہ فرمایا کہ تمہارا یہ استدلال کہ چونکہ مسیح بے باپ پیدا ہوا۔ اور باقی انسانوں سے اسمیں خصوصیت ہے اسلیئے وہ انسان نہیں بلکہ الٰہ ہے یہ غلط استدلال ہے۔ کیونکہ آدم کو تم بھی بے باپ جانتے ہو لیکن کبھی نہیں کہتے کہ وہ خدا تھا۔ حالانکہ تمہارے معیار کے مطابق تو وہ بھی خدا ہونا چاہیئے لیکن تم اسے صرف انسان سمجھتے ہو۔ سو جب آدم کو تم باوجود بے باپ وبے ماں ہونے کے خدا نہیں مانتے بلکہ انسان سمجھتے ہو تو کیا وجہ ہے کہ مسیح کو صرف بے باپ ہونے کی وجہ سے خدا سمجھتے ہو اس کے بعد اسی فقرہ سے یہودیوں کی تردید فرماتا ہے کہ تم لوگ مسیح کو اسلیئے برا سمجھتے ہو کہ اسکا کوئی باپ تم کو معلوم نہیں اور تم اسے ولدالحرام سمجھتے ہو۔ حالانکہ آدم کے متعلق تمہارا یہی عقیدہ تھا۔ سو جب خدا تعالیٰ نے آدم کو بے باپ پیدا کیا تو کیا وہ قادر نہیں کہ مسیح کو بے باپ پیدا کر سکے۔ سو جب وہ قادر ہے کہ کسی کو بے باپ پیدا کرے جیسا کہ آدم کی پیدائش اسکی گواہ ہے تو کیا وجہ ہے مسیح کی نسبت تم شبہ کرتے ہو۔ اور یہ خیال نہیں کرتے کہ خدا نے اسے آدم کیطرح بے باپ پیدا کیا ہو جب وہ ایسا قادر ہے کہ بقول تمہارے آدم کو اسنے بے باپ اور بے ماں پیدا کیا تو کیا صرف بے باپ پیدا کرنا اسکے حضور مشکل ہے۔ غرض اس آیت کریمہ میں مسیح کو آدم سے تشبیہ دیکر قرآن مجید نے عیسائیوں اور یہودیوں کے دو غلط اور متضاد عقیدوں کی زبردست تردید کی جس سے حقیقتاً نہ مذہب عیسوی قائم رہ سکتا ہے نہ یہودی اور قرآن مجید کی یہ کمال فصاحت وبلاغت ہے کہ ایک چھوٹے سے جملہ میں دو بڑے مذہبوں کے دو عظیم الشان متضاد بنیادی عقیدوں کو رد فرمایا سچ ہے۔ قل ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ۔

تردیدِ خیالاتِ چکڑالوی

کچھ عرصہ سے مولوی عبداللہ چکڑالوی کے ذریعہ حدیث نبوی کے متعلق ایسے خیالات بعض لوگوں میں سرایت کر گئے ہیں۔ جو قرآن مجید اور اسلام کے بالکل برخلاف ہیں اور جس کتاب کو وہ اکمل ومکمل کہہ کر رسول صلعم کی صحیح حدیثوں کو باطل ثابت کرنا چاہتے ہیں وہی کتاب مولوی صاحب کے خیالات کی تردید کرتی ہے۔ اور رسول صلعم کی احادیث کو واجب العمل اور لائق اطاعت ٹھیراتی ہے لیکن چکڑالوی خیالات کے لوگوں کو چونکہ قرآن مجید کی وہ آیات جن میں قرآن کے کامل کتاب اور کتاب مفصل اور لوگوں کی ہدایت کے لیئے کافی ہونے کا ذکر ہے عام طور پر یاد ہیں اسلیئے عوام کے سامنے وہ آیات پڑھ کر انہیں لاجواب کر دیتے ہیں عوام عدم واقفیت اور کم علمی کے سبب ان کے جواب سے عاجز ہو جاتے ہیں۔ اسلیئے حضرات چکڑالوی اپنی منگھڑت باتوں پر اور زیادہ فخر کرتے ہیں سو یہ بلا چونکہ پنجاب میں قریبًا ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے اسلیئے اسکے دفعیہ کے لیئے ذیل میں چند باتیں لکھی جاتی ہیں:۔

(۱) عام طور پر چکڑالوی سوال کیا کرتے ہیں کہ قرآن مجید کامل کتاب ہے یا نہیں۔ جب انہیں کہا جاوے کہ کامل ہے تو وہ کہتے ہیں کہ رسول صلعم کی حدیثیں قرآن کے مطابق ہیں یا خلاف اگر خلاف ہیں تو قابل قبول نہیں اور اگر مطابق ہیں تو ان کی ضرورت نہیں اسکا انہیں یہ جواب دینا چاہیئے کہ بتاؤ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی تفسیر و رسالے اور تمہاری اپنی گفتگو اور بحث مباحثے اور اپنے مشن کی تبلیغ اور اپنے خیالات کی تلقین آیا قرآن کے خلاف ہیں یا موافق۔ اگر خلاف ہیں تو قابل قبول نہیں اور اگر مطابق ہیں تو ضرورت نہیں۔ قرآن کافی ہے۔ کیوں تفسیریں لکھتے ہو اور کیوں اپنے خیالات کی تبلیغ کرتے ہو۔ صرف قرآن کافی ہے وہ آپ اپنی وکالت کریگا۔ اور اگر قرآن مجید کے مطالب سمجھانے کیلئے مولوی عبد اللہ کی تفسیر کی ضرورت ہے اور اس کے ذریعہ لوگ قرآن مجید کے اصل مطلب تک پہنچ سکتے ہیں تو کیا وجہ کہ قرآن مجید کے اصلی مفہوم کو سمجھنے کے لئے رسول صلعم کے اقوال کی ضرورت نہیں۔ اور کیوں نہ انہیں جمع کیا جاوے اور انہیں مطالعہ میں لایا جاوے۔ اگر مولوی عبد اللہ یا کسی اور چکڑالوی عالم کی تشریح اور تفسیر سے لوگ قرآن مجید کے درست مفہوم کو معلوم کرنے میں مدد حاصل کر سکتے ہیں تو کیا وجہ کہ اسی مقصد کے لئے ان احادیث کی طرف توجہ نہ کیا وے جنہیں رسول کریم صلعم نے آیات قرآنیہ کی تفسیر فرمائی ہے +

(۲) دوسری بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی چکڑالوی مباحثہ کرے تو اس سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ تمہیں کس طرح یقین ہے کہ موجودہ قرآن واقعہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اترا ہے۔ اگر وہ کہیں کہ اسمیں لکھا ہے تو ان سے دو باتیں کہو (۱) اول یہ کہ یہ اس کتاب کا دعویٰ ہے اسکی کوئی دلیل لاؤ۔ دوسرے یہ کہ احادیث میں بھی لکھا ہے کہ یہ بات رسول صلعم نے فرمائی اور خصوصاً قدسی احادیث کے متعلق رسول صلعم فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھے خدا نے فرمائی۔ اسلئے احادیث کو تسلیم کرنا بھی ضروری ہوا۔ اور اگر وہ کہیں کہ موجودہ قرآن کو اصل قرآن ہم اسلئے مانتے ہیں کہ یہ ہم تک تواتر سے پہنچا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید اسقدر تواتر سے نہیں پہنچا جس تواتر سے موجودہ نماز میں اوقات کی تعداد اور رکعات ہم تک پہنچی ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید تو دنیا میں کم لوگ پڑھے ہوئے ہیں۔ لیکن اسکی نسبت نماز زیادہ لوگ پڑھتے ہیں پھر یہ کہ قرآن تو شاید سال میں ایک دو دفعہ لوگ ختم کرتے ہیں لیکن نماز دن میں پانچ دفعہ پڑھتے ہیں۔ اور قرآن کو تو لاکھوں آدمیوں نے حفظ کیا لیکن نماز کے الفاظ کروڑوں انسانوں نے یاد کئے ہوئے ہیں علاوہ ازیں قرآن مجید کو صرف مسلمان بالاستیعاب دیکھتے اور پڑھتے ہیں لیکن نماز کے اوقات اور ہئیت کو تو ہندو عیسائی یہود سب جانتے ہیں۔ بغرض اگر موجودہ قرآن مجید کا تواتر سے پہنچنا اسکے صحیح ہونے کی دلیل ہے تو موجودہ نماز کا اس سے قوی تواتر کے ذریعہ ہم تک پہنچنا اسکی صداقت کی بہت زبردست دلیل ماننی پڑے گی پھر اذان کو لو۔۔۔ پانچ وقت ہر ملک ہر شخص ہر قصبہ ہر مسجد میں پکاری جاتی ہے۔ اور یہ بھی جس تواتر کے ذریعہ دنیا میں شائع ہوئی وہ قرآن مجید کے تواتر سے بڑھ کر ہے اسی طرح حج اور زکوٰۃ کے مسائل وغیرہ وغیرہ سب ایسی باتیں ہیں جو بے نظیر تواتر سے ہم تک پہنچی ہیں +

(۳) چکڑالوی کہا کرتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ملا کر پڑھنا منع ہے کیونکہ قرآن مجید میں دونوں فقرے ایک جگہ نہیں آئے۔ اسکے جواب میں انہیں یہ کہنا چاہیئے کہ جو نماز مولوی عبد اللہ نے ایجاد کی ہے وہ بھی نہیں پڑھنی چاہئیے کیونکہ وہ اکٹھی ایک جگہ قرآن مجید میں کہیں نہیں آئی۔ اگر مولوی عبد اللہ کا حق ہے کہ مختلف مقامات کی آیات کو ایک جگہ اکٹھا کرکے ایک مجموعہ بنا کر نماز ادا کرے تو کیا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے لیئے یہ ناجائز ہے کہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ دو جملوں کو ایک فقرہ میں ادا کریں +

(۴) چوتھی بات جو ان کی تردید میں پیش کرنی چاہیئے وہ قرآن مجید کی ایک آیت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عالم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول یعنی خدا کے سوا کوئی شخص آیندہ ہونیوالے واقعات سے واقف نہیں ہاں اللہ تعالیٰ بعض آیندہ کی خبریں اپنے رسولوں پر ظاہر کرتا ہے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ نبی کی پیشگوئی اپنی طرف سے نہیں ہوتی بلکہ خدا فرماتا ہے تب وہ لوگوں تک پہنچاتا ہے اب ہم اس آیت کی رو سے احادیث کی صداقت کو پرکھتے ہیں۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ صحیح احادیث جو رسول صلعم سے منقول ہیں وہ الہام الٰہی ہیں۔ جو رسول صلعم پر ہوا کیونکہ موجودہ احادیث میں بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو آیندہ زمانہ کے متعلق رسول صلعم نے فرمائیں اور وہ قرآن مجید میں کہیں درج نہیں لیکن واقعات نے ثابت کر دیا کہ وہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں اور قرآن مجید لکھتا ہے کہ آیندہ کی خبر میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔ رسولوں کو بھی میں ہی بتایا کرتا ہوں۔ تو نتیجہ نکلا کہ وہ پیشگوئیاں جو احادیث میں درج ہیں اور اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ خدا کی طرف سے الہاماً آپ پر نازل ہوئی تھیں۔ اور وقت پر ان کا ٹھیک درست نکلنا۔ آیت فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول کے مطابق دلالت کرتا ہے کہ وہ خدا کا کلام ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ قرآن مجید میں موجود نہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ قرآن مجید کے سوا بھی بہت سے الہام رسول اللہ صلعم پر نازل ہوئے اور اگر ان پیشگوئیوں کو جو احادیث میں درج ہیں اور پوری ہو چکی ہیں کلام الٰہی نہ مانا جاوے بلکہ کسی انسان کا کلام سمجھا جاوے تو آیت فلا یظہر باطل پڑتی ہے۔ کیونکہ اسمیں لکھا ہے کہ جب تک خدا الہام نہ کرے کوئی شخص آیندہ کی ایسی کوئی خبر نہیں دیسکتا جو بغیر کسی قرینہ کے معلوم ہوسکے۔ اب ہم نمونہ کے طور پر چند پیشگوئیاں درج کرتے ہیں جو احادیث میں درج ہیں۔ اور پوری بھی ہو چکی ہیں:۔

(۱) حدیث میں ہے لیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا کے ذریعہ بین طور پر پوری ہوئی۔ اور ریل بننے پر اونٹوں وغیرہ کا عام طور پر موقوف ہوجانا اسکی زبردست شہادت ہے۔ (۲) حدیث میں ہے کہ مہدی کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگیگا۔ چاند کو خسوف کی پہلی رات اور سورج کو کسوف کی درمیانی رات چنانچہ سنہ ۱۳۱۱ھ نے اس پیشگوئی کو صاف طور پر پورا کرکے احادیث رسول پر صداقت کی مہر لگا دی ہے۔ (۳) احادیث میں دجال کے گدھے کی پیشگوئی ہے جو قریباً ستر باع لمبا ہے اسکے سر پر دھوئیں کا بادل ہے پہیوں کی راہ دنوں میں طے کرتا ہے اب ریل کے وجود نے اس زبردست پیشگوئی کو حرفاً حرفاً پورا کیا۔ اور اسطرح احادیث کی تائید میں ایک زبردست شہادت ہمارے ہاتھ میں آئی۔ (۴) چوتھی بات جو چکڑالوی مباحثہ میں ملحوظ خاطر رہے وہ یہ ہے کہ قرآن مجید نے بہت سی پیشگوئیاں فرمائیں۔ اور اگر قرآن کے سوا اور کوئی کتاب قابل استناد نہیں تو قرآن مجید کی پیشگوئیوں کی صحت کسی طرح ثابت ہی نہیں ہوسکتی مثلاً قرآن مجید فرماتا ہے ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الیٰ معاد یعنی محمد رسول اللہ تیرے دشمنوں نے تجھے مکہ سے نکالا لیکن قرآن کا بھیجنے والا خدا تجھے پھر تیرے وطن میں کامیاب سرخرو لائیگا۔ اب بتاؤ کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی یا نہیں۔ اگر نہیں ہوئی تو قرآن کی تکذیب لازم آئی۔ اگر پوری ہوئی تو بتاؤ کہ اسکے پورا ہونے کا ذکر قرآن میں ہے یا نہیں۔ اگر قرآن میں ہے تو وہ مقام دکھلاؤ۔ اگر قرآن میں نہیں تو بتاؤ کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا کیا ثبوت ہے اگر کوئی ثبوت نہیں تو اس پیشگوئی کے بیان سے کیا فائدہ اور اگر کوئی عیسائی اعتراض کرے تو اسکا جواب کیا اور اگر کہو کہ اسکے پورا ہونیکا ذکر احادیث میں ہے تو ہمارا یہ سوال ہے کہ احادیث قابل حجت ہیں یا نہیں اگر قابل حجت نہیں تو اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے ثبوت میں احادیث کس طرح پیش کروگے اور اگر احادیث قابل حجت ہیں تو پھر تم منکر حدیث نہ رہے اور جس رنگ میں تم قرآن کو کامل مانتے ہو وہ رنگ باطل ہوگیا اور تم پھر اہلحدیث کے اہلحدیث ہی رہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں رسول صلعم اور مسلمانوں کی کامیابی کی اور کفار کی۔۔۔۔ ہزیمت اور منافقین کی ذلت کی بیسیوں پیشگوئیاں ہیں۔ بتاؤ کہ وہ پوری ہوئیں یا نہیں۔ اگر پوری ہوئیں تو کیا ثبوت ہے؟ باقی آئندہ +

ہمارے مبلغین

ہر ایک غیر احمدی کسی نہ کسی طرح سے فرض تبلیغ ادا کرتا تھا ان میں سے بعض مہربانی فرما کر اپنی رپورٹ بھی بھیج دیتے ہیں جنمیں سے بعض کا اقتباس حسب ذیل ہے۔

ا۔ برادر محمد علی طالب علم ڈیرہ غازیخان کی بحث ایک غیر احمدی طالب علم سے ہوئی۔ برادر موصوف لکھتے ہیں۔ میں نے حسب مطالبہ اسے خواجہ غلام فرید صاحب کے اشارات فریدی حصہ سوم سے حضرت اقدس کے دعویٰ کی تصدیق دکھائی۔ قرآن مجید سے وفات مسیح جسکا اسے جواب نہ آیا۔ البتہ یہ کہا۔ کہ جو چیز بھاری ہوتی ہے وہ نیچے جاتی ہے اور ہلکی اوپر۔ حضرت محمد رسول اللہ صلعم زمین میں دفن ہوئے کیونکہ بڑا مرتبہ رکھتے تھے۔ اسلیئے نیچے ہیں۔ اسپر برادر محمد علی نے کہا تب تو ہمیں حضرت عیسےٰ سے بھی اوپر جانا چاہیئے۔ کیونکہ ہم مرتبے میں ان سے بھی ہلکے ہیں۔ اور کفار کا نیچے رہ جانا تمہارے قول کے مطابق ان کے عظیم الدرجہ ہونے کا ثبوت ہوا۔ بہت نادم ہوا +

۲۔ برادر کبیر الدین احمد لکھنو بشیرت گنج والے۔ گارڈ ہیں۔ اپنے فرض منصبی سے جب ذرا فرصت پاتے ہیں تو احمدؑ کا نام بھی لوگوں کو سنا جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ اپنی ایک رپورٹ میں لکھتے ہیں۔

ڈیلی رپورٹ

مخفی نہ رہے کہ اس دیار میں کمترین تبلیغ محض خالص للہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے بہ نہج مستقیم پہونچا رہا ہے مجمع کثیر میں آپکے خادم کبیر نے وفات مسیح کو ابن کثیر سے ثابت کیا۔ اور بے دھڑک اپنے مسیحؑ کا نام لیا۔ حکم عدل کرکے پکارا۔ قادیان کا پتہ لوگوں کو بتایا۔ دابۃ الارض یعنی ریل کا کرایہ بھی از رائے بریلی بٹالہ تک بتا چھوڑا۔ غالبًا یہ کام خواجہ صاحب نہ کرتے۔ غل پڑا۔ کہ یہ شخص قادیانی ہے۔ قادیانی ہے +

آج ۲۵/۴ جمعہ کی نماز جامع مسجد رائے بریلی میں غیر احمدیوں نے پڑھی جسکے امام مولوی ریاست حسین صاحب فاضل مدرسہ رحمانیہ نے بعد نماز کے ایک آواز لگائی۔ کہ حاضرین نماز ٹکے رہو۔ اور لیکچر دیا کہ یہاں ایک شخص مسمی کبیر الدین احمدؐ قادیان سے آیا ہوا ہے۔ شہر کے اندر گشت لگاتا رہتا ہے۔ اور قادیانی مذہب پھیلانے کی اس درجہ کوشش کی ہے کہ بہت سے نوجوان اور بڈھے اس شخص کے میرے پاس سوال لائے ہیں۔ آدمی عجیب ہے اُسنے یہاں کئی اچھے آدمیوں کی تحریریں حاصل کرلی ہیں۔ سو تم لوگ اس سے بچنا کہ رائے بریلی میں آگیا ہے۔

تم نے سنا ہوگا کہ اسلام میں ۷۳ فرقے ہوں گے ان میں کا ایک ہے۔ اور یاد رکھو کہ عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے۔ اور وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں +

عاجز سے سوال کیا گیا۔ کیوں صاحب **رافعک** کے معنی اٹھانے کے ہیں۔ مرنے کے کس لغت میں لکھے ہیں۔ میں نے کہا لفظ اٹھالے کو ہند والے مرگئے کو کہتے ہیں۔ اور اٹھا کے معنی مرگیا کے ہوتے ہیں ثبوت آج سودا جہان سے اُٹھا۔ مطلب یہ کہ سودا شاعر مرگیا۔ اور لفظ **رفع** ملک عرب میں مرتبہ پر بولا جاتا ہے اور جب **توفیٰ** کے ساتھ جوڑ دیا جاوے۔ تو عزت کی موت کہتے ہیں۔ سوائے میرے معزز سامعین آپ غور فرماویں کہ **انی متوفیک و رافعک** کے یہی معنی ہیں کہ حضرت مسیحؑ کو عزت کی موت اللہ تعالےٰ نے بخشی۔ وہ مردود اور مصلوب ہوکر نہیں مرے۔ اور بجائے آسمان کے ایک ربوہ پر دفن کئے گئے۔ ربوہ کا پتہ طبری میں ملے گا اور اصل حقیقت راز حقیقت میں کہ یہ ایک کتاب ہے امام مہدی کی اور یہ شعر پڑھ کر رخصت ہوا سہ

فاعل اللہ ہو اور انسان ہو مفعول اگر
معنی لفظ **توفیٰ** کو مرا کہتے ہیں

ذیل کے لوگ مائل ہوئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم و فضل ہے اور خواہش ظاہر کی کتب دیکھنے کی۔ (۱) حافظ بہاؤ الدین صاحب۔ (۲) حافظ عبد الغفور صاحب (۳) سید احمد حسین صاحب +

(۱) ذیل میں ایک **مولوی** صاحب کے تحریری سوال اور اسکا جواب مولویصاحب کی طرف سے ارسال خدمت ہے +

مکالمہ الٰہی جو کہ قرآن مجید میں حضرت عیسےٰ علی نبینا علیہ السلام کے ساتھ ہے کہ یعنی **انت قلت للناس الخ** اس سے یہ بات مکمل وضاحت سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد کے واقعات ہیں۔ اسلیئے کہ ان کی امت اسوقت انکو باپ بیٹا یا روح القدس کے القاب سے پکارتی ہے نہ کہ قیامت قایم ہونے پر اسوقت تو کل جھگڑے ہی مٹ جاوینگے +

خادم الفقراء سید عبد الواحد مودودی ساکن متھرا۔
محلہ منوہان ٹیلہ

۳۔ برادر فضلدین صاحب یوگنڈا افریقہ میں ہیں تحریر کرتے ہیں کہ اگرچہ تمام لوگ عربوں کی اولاد اور اسلامی نژاد ہیں مگر بوجہ تبلیغ نہ ہونے کے اسلام سے دور جارہے ہیں +

عیسائی مشنری لوگ کثرت سے ملک میں آگئے ہیں۔ اور ان کی مستقل رہایش اور خرچ کرنے سے مگنڈا لوگوں سے میل جول رکھنے سے قدرے عیسائیت پھیلی ہے۔ مگر علاقہ کے لوگ اپنے آپ کو اسلامُو کہلاتے ہیں اور عیسائیت قبول نہیں کی اگرچہ ان کی حالت ایسی ہے کہ کلمہ تک سے واقف نہیں مگر اپنے آپ کو اسلامُو کہلاتے ہیں۔ اسوقت تک چند سوتھ افریقن لوگونکو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ جو کہ انگریزی زبان میں مجھ سے گفتگو کرسکتے تھے۔ چنانچہ انکو حضرت اقدس کے دعوے سے اور اسلام کی خوبیوں سے واقف کیا گیا۔ اور ان لوگوں نے خواہش ظاہر کی کہ اگر ایسے فرستادہ خدا کی کوئی انگریزی میں تصنیف ہو تو ہم پڑھکر مشکور ہونگے۔

ان لوگون کی زبان میں ۸۰ فیصدی عربی الفاظ ہیں جنکو تلفظ بگاڑ کر ادا کیا جاتا ہے۔ میں کسی قدر واقف ہوگیا ہوں۔ مگر پوری واقفیت فی الحال نہیں ہوئی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تھوڑے عرصہ تک واقفیت کامل ہونے پر بقدر ہمت خود تبلیغ کرسکوں گا۔ مجھے جس وقت یاد آتا ہے کہ یہ وہ ملک ہے۔ جہاں صحابہ کرام رسول صلعم کے حکم سے تبلیغ اسلام کے لیئے آئے تھے۔ اور انہوں نے ان جنگلوں اور صحراؤں کو عبور کیا تھا جنکو میں بچشم خود دیکھ رہا ہوں جن میں ہزاروں جنگلی درندے پھر رہے ہیں۔ تو اپنی حالت پر افسوس آتا ہے کہ ان کے لیئے تو سامان یہاں تک پہونچنے کے لیئے کوئی نہ تھا اور پھر وہ اسلام لے کر یہاں آئے۔ اور دوسری طرف ہمارے لیئے سب سامان راحت موجود۔ ریلوے۔ سٹیمر وغیرہ ہر ایک چیز میسر ہے پھر ہم سے کسی نے ہمت نہیں کی کہ اس ملک میں آکر تبلیغ کرتا۔

اکثر سواحلی لوگ جنکی زبان عربی ہے۔ وعظ و نصیحت میں مشغول رہتے ہیں۔ مگر جہاں تک میں دیکھتا ہوں ان کی نصائح ان جنگلی لوگوں پر کارگر نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ توفیق بخشے کہ میں اپنے پیارے مسیح موعود کے مشن کے پھیلانے میں کامیاب ہوں +

۴۔ برادر اللہ داد خاں صاحب چک نمبر ۷۳ سرگودہ سے بھینس لیکر کمیوڑہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ایک گاؤں شیر پولا پہنچے ایک فقیر اللہ بھیں والا آدمی ملا جو انکے ساتھ چل پڑا۔ برادر اللہ داد خاں نے اسے کہا دیکھا سائیں جی آگو (امام) کی کتنی ضرورت ہے۔ بھینس میرے پیچھے پیچھے آرہی ہے۔ فقیر نے کہا ہے ٹھیک ٹھیک ہی اسپر برادر موصوف کہا

کہ آپنے سنا ہوگا چاند سورج کو غیر معمولی طور پر رمضان شریف میں گرہن لگا اور کئی علامتیں قیامت کی پوری ہوئیں۔ سائیں نے کہا بے شک امام مہدی کا ظہور کا وقت ہے۔ اسپر برادر موصوف نے کہا قادیان میں ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے۔ تحقیق کرنی چاہئیے۔ یہ سنتے ہی وہ آگ بگولا ہوگیا اور مغلظ گالیاں دیں۔ قریب کے گاؤں سے لوگ جمع کر دئے مگر اللہ کے فضل سے ان میں پھوٹ پڑگئی اور ہمارے بھائی بچ گئے خیر پیغام تو پہنچا دیا۔

قابلِ توجہ اعلان

آپ صاحبان سے یہ امر پوشیدہ نہیں رہا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ضروریات دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے خلیفہ ثانی فضل عمر کے وقت میں اور بھی بڑھیں گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات منظور ہے۔ کہ اس اولوالعزم کے وقت میں احمدیت کی اشاعت صفحہ دنیا پر ہو جائے۔ اس کیلئے اسلئے ضرورت مال کی ہے۔ بڑھتی ہوئی ضروریات چاہتی ہیں کہ اب اس وقت پورے صدق اور اخلاص سے کام لے کر چندہ کے جمع کرنے میں سعی فرماویں۔ چونکہ زمیندار احباب سے چندہ کے وصول کرنے کا وقت یہی ہے۔ کیونکہ ان ایام میں غلہ نکل آتا ہے۔ اسواسطے ضرورت ہے کہ ہمارے بیرونی انجمنوں کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری صاحبان پوری ہمت اور استقلال سے کام لیکر احباب سے ڈیڑھ سیر فی من کے حساب سے ہر ایک جنس کا چندہ وصول کریں۔ یہاں کی لوکل کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو لوگ ملازم ہیں۔ ان سے ۔ر فی روپیہ صدر انجمن احمدیہ کے واسطے اور ۔ر فی روپیہ ترقی اسلام کے واسطے چندہ وصول کیا جاوے اوپر جو ڈیڑھ سیر فی من لکھا ہے۔ اسمیں یہی تقسیم ہے کہ ½ سیر فی من ترقی اسلام اور ایک سیر فی من صدر انجمن احمدیہ کا چندہ ہے جس میں لنگر مدرسہ احمدیہ وغیرہ شامل ہے پس میں ہر ایک انجمن کے پریزیڈنٹ اور سکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ اسوقت صدر انجمن کو روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ احباب پوری سرگرمی سے غلہ اور چندہ کی وصولی کا انتظام فرماویں۔ اور بابا محمد حسن صاحب کو غلہ کی وصولی کے واسطے ضلع گورداسپور میں بھیجا گیا ہے۔ کہ وہ اس ضلع سے اسی مندرجہ بالا حساب سے غلہ احباب سے وصول کریں۔ اور سکرٹری صاحبان بھی ان کی اس کار خیر میں خاص طور پر امداد فرما کر مشکور فرماویں۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے یہ چند حروف احباب کے واسطے کافی ہوں گے۔

نوٹ ہر ایک قسم کا چندہ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام آنا چاہیئے۔

(خلیفہ رشید الدین۔ فنانشل سکرٹری و محاسب صدر انجمن احمدیہ)

ایک پادری سے مباحثہ

عزیزم مولوی عبید اللہ بن حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی جو مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طالب علم ہیں۔ انکی گفتگو ایک پادری سے ہوئی۔ جو حسب ذیل ہے۔

مولوی صاحب سوال۔ جبکہ توریت جو دی تھی تو انجیل کی کیا ضرورت تھی۔

پادری صاحب جواب۔ اسلیئے کہ لوگوں نے توریت کو چھوڑ دیا اور توریت نامکمل تھی اسلیئے خدا نے شریعت کو مکمل کرنیکے لیئے مسیح کو بھیجا۔

م۔ آپ انجیل کو کامل اور مکمل مانتے ہیں۔

پ۔ ہم انجیل کو کامل اور مکمل مانتے ہیں۔

م۔ اگرچہ آپ کامل اور مکمل مانتے ہیں تو کیا وہ حقیقی ایمان حاصل کرا سکتی ہے یا کہ نہیں۔ اگر حاصل کرا سکتی ہے تو آپ میں وہ ایمان موجود ہے جس کا کہ وعدہ انجیل کرتی ہے۔

پ۔ ہاں وہ ایمان ہم کو حاصل کراتی ہے اور کامل ہے۔

م۔ آپکے ہاں تو ایمان کی یہ علامتیں لکھی ہیں جیسا کہ یوحنا ۱۴ میں آتا ہے "جو مجھ پر ایمان لائینگے جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرینگے"۔ اور جیسا کہ متی میں آتا ہے "اگر تم میں رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا اور تم پہاڑ کو کہو گے کہ یہاں سے ٹل جا تو وہ ٹل جائے گا۔ اور جیسا کہ مرقس ۱۶ میں مسیح ایمان کی یہ علامتیں بتلاتے ہیں "جو مجھ پر ایمان لائینگے وہ میرے نام سے دیوؤں کو نکالیں گے۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھا لیں گے اور اگر ہلاک کرنیوالی چیز پیئیں گے انہیں کچھ نقصان نہ ہوگا"۔ اگر آپ میں یہ علامتیں موجود ہیں تو ظاہر فرمایئے ورنہ میں مسیح کے قول کے مطابق کہوں گا کہ آپ میں رائی کے برابر بھی ایمان نہیں۔

پ۔ یہ صرف رسولوں کے لیئے ہی خاص تھا جیسا کہ پطرس وغیرہ نے اس قسم کے کام کئے۔ اور ایسے معجزات کی ضرورت مذہب کے ابتدائی زمانہ میں ہوا کرتی ہے۔ اب دکھلانے کی ضرورت نہیں۔

م۔ اس صورت میں ساری بائبل آپکے ہاتھ سے جاتی ہے کیونکہ مسیح خود کہتے ہیں "جو مجھ پر ایمان لائے گا جو میں کرتا ہوں وہ کریگا"۔ اب لفظ "جو" جو کہ اس آیت میں مذکور ہے سراسر آپکے عقیدہ کو باطل قرار دیتا ہے۔ کیونکہ یہ معنی عموم کے رکھتا ہے۔ آپ اسے خاص کیوں کرتے ہیں۔ کتاب تو ہر زمانہ کے لیئے ہوا کرتی ہے اور ایمان حاصل کراتی رہتی ہے اور کامل نجات کا نمونہ اسی دنیا میں دکھا دیتی ہے

م۔ ایک شخص کے پانی پینے سے دوسرے کی پیاس نہیں مٹ سکتی اور دوسرے کا ایمان آپکو فائدہ نہیں دے سکتا۔ پس انجیل کو مانکر آپ نے کونسا ایمان حاصل کیا۔

پ۔ سوال۔ کیا آپ قرآن شریف کامل مانتے ہیں۔

م۔ میں قرآن کریم کو نہ صرف کامل بلکہ مکمل بھی جانتا ہوں۔

پ۔ کیا آپ کو کامل ایمان حاصل کراتا ہے۔

م۔ وہ نبی کریم سے لیکر آجتک ایمان حاصل کراتا رہا اور حاصل کرا رہا ہے اور قیامت تک حاصل کراتا رہے گا۔

پ۔ آپکو کامل ایمان حاصل ہے۔ اگر حاصل ہے تو کوئی نشان دکھلا دیئے

م۔ ہم اقتراحی معجزہ کے قائل نہیں ہیں کیونکہ قرآن پاک میں آتا ہے قل انما الآیات عند اللہ۔ نشانات خدا ہی کے پاس ہیں اور ہمیں یہ تعلیم ہے ادعونی استجب لکم تم دعا کرو میں دعا قبول کروں گا۔ اس قاعدہ کے بموجب میں ایک کامل کتاب کو ماننے والا ہوں۔ اور آپ کامل انجیل کو ماننے والے ہیں۔ پس میں بھی چالیس روز دعا کرتا ہوں۔ اور آپ بھی میرے مدمقابل چالیس روز دعا کریں پھر دیکھیئے خدا کس کی تائید میں کوئی خاص نشان ظاہر فرماتا ہے پس خود معلوم ہو جائے گا کہ کونسی کامل کتاب ہے اور کونسی نامکمل۔

پ۔ آپ مرزائی معلوم ہوتے ہیں۔ تب ہی آپ ایسے دعوے کرتے ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ مرزا صاحب کے الہام کہانتک اور کس قدر سچے ہوئے۔

م۔ میں تو حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے غلاموں کا بھی غلام ہوں آپ میرے ساتھ ہی مقابلہ کر کے دیکھ لیں مرزا صاحب تک آپ کیوں جاتے ہیں۔ جبکہ ادنیٰ کا ایک ادنے غلام ہی موجود ہے۔

پ۔ اب اتنے مسلمان کیوں اس بات کے مدعی نہیں جسکا آپ دعویٰ کرتے ہیں۔

م۔ میں انکا کوئی ذمہ دار نہیں۔ میں مسیح محمدی کا ماننے والا ہوں میرا یہ اعتقاد ہے کہ انبیاء اپنی جماعت کو اپنا ہمرنگ بنانیکے لیئے ہی آتے ہیں اور یہی ہونا چاہیئے جیسا کہ مسیح فرماتے ہیں جو مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ جو میں کرتا ہوں وہ کرے گا

اسکے بعد مباحثہ ختم ہوا۔

اور بہت سے ہندوں اور مسلمانوں کا ایک بڑا مجمع تھا اور آخر کار باآواز بلند سب پکار اٹھے کہ شاباش شاباش صداقت اسی کا نام ہے اور بالخصوص ایک ہندو سب انسپکٹر پنشنر نے یہ کہا کہ یہ ہر روز یونہی شیخی بگھارا کرتے تھے آج قدر و عافیت انکی خوب معلوم ہو گئی ہے۔ نیازمند عبد الحکیم

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب مینیجر پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر شائع ہوا)